محمد عمر فاروق

# فیض احمد فیض اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

شاید بعض احباب کو اس عنوان پر تعجب ہو کہ کہاں ایک رند مشرب، اشتراکی شاعر فیض اور کہاں پیشوائے وقت، امیر شریعت! کیونکہ اشتراکیت اور اسلام میں جو بعد ہے اس کے ہوتے ہوئے آگ اور پانی کے اس اشتراک پر حیرانی خلاف واقعہ نہیں ہے لیکن فیض احمد فیض کی سامراج دشمنی اور علم دوستی ہی قربت کے وہ دو بنیادی عناصر اور وجہ اشتراک ہیں جو انہیں حضرت امیر شریعت کے حلقۂ ارادت میں لے آئے اور فیض کا امیر شریعتؒ سے الفت و ارادت کا یہ علاقہ ان کی وفات تک قائم رہا۔

جن لوگوں نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ پایا ہے یا جنہوں نے ان کی زندگی کے احوال و آثار کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی علم رکھتے ہیں کہ شاہ جیؒ ایک وسیع النظر رہنما، عالی ظرف ہستی اور انسانوں سے پیار کرنے والی ایک محبوب اور دلنواز شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے کسی بھی فرد کے عقیدہ و نظریہ اور مسلک و مذہب کی بناء پر اس کی ذات سے نفرت نہیں کی، بلکہ اس کی بحیثیت انسان ہمیشہ خلق و مروت سے تواضع کی۔ ان کشادہ نظری کی بدولت ان کی محفلوں میں ہر مکتبۂ فکر کے افراد شریک ہونا باعث فخر و سعادت سمجھتے تھے علاوہ ازیں شاہ جی ایک متبحر عالم دین، بے مثل خطیب، دور اندیش مدبر اور زیرک سیاستدان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم سخن فہم اور بلند علمی و ادبی ذوق کی حامل شخصیت بھی تھے۔ شعر و ادب ان کی گھٹی میں پڑا تھا مشہور شاعر شاد عظیم آبادی زبان و محاورہ کی اصلاح شاہ جی کی نانی مرحومہ سے لیا کرتے تھے۔ شاہ جی خود ہفت زبان ہونے کے علاوہ ایک قادر الکلام شاعر بھی تھے ان کا کلام ''سواطع الالہام'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ شاہ جی کی علمی مجالس میں مولانا غلام قادر گرامی، عرشی امرتسری، ڈاکٹر محمد دین تاثیر، ڈاکٹر کے ایم اشرف، پطرس بخاری، صوفی تبسم، غلام رسول مہر، عبدالمجید سالک، جگر مراد آبادی، حفیظ جالندھری، انور صابری، ساحر لدھیانوی، سبط حسن سیف الدین سیف، عبدالحمید عدم، احسان دانش، ساغر صدیقی، شریف کنجاہی، احمد ندیم قاسمی، حبیب جالب اور فیض احمد فیض جیسی ممتاز ادبی شخصیات اکثر حاضر ہوتیں، اپنا کلام سناتیں اور داد پاتیں جناب احمد ندیم قاسمی نے اعتراف کیا ہے کہ ''شاہ جی اتنے بڑے شعر شناس تھے کہ شاعر کی نفسیات کی گہرائیوں میں اتر جاتے تھے اور شعر کی داد ہمیشہ اس پہلو سے دیتے تھے جو خود شاعر کی نظر میں اس کی متاعِ عزیز ہوتا تھا میں نے اپنے اربابِ سیاست اور زعمائے دین میں شاہ جی سے بڑا شعر شناس کبھی نہیں دیکھا''

فیض کا پہلا شعری مجموعہ ''نقش فریادی'' شائع ہوا تو فیض نے اس عبارت کے ساتھ شاہ جی کی خدمت میں امرتسر میں پیش کیا حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی نذر، عقیدت سے، فیض احمد فیض'' فیض کے کمیونسٹ ہونے کے باوجود اسلامیت ان کے لاشعور سے جدا نہ ہو سکی۔ اس میں بڑا دخل ان کے گھریلو مذہبی ماحول کا بھی تھا۔ جس کے زیر اثر فیض نے بچپن میں نصف سے زائد قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔

فیض نے "جنگ" لندن سے ایک انٹرویو میں یہ انکشاف کر کے ادبی اور اشتراکیت پسند حلقوں کو حیران کر ڈالا تھا کہ "میں اپنے آپ کو تصوف کا پیرو سمجھتا ہوں اور میں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے کسب فیض کیا ہے"۔ فیض صاحب نے کینیڈا میں فصل امام کے ساتھ ایک انٹرویو میں مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ "میں اپنے آپ کو ادنیٰ طریقے سے تصوف کا پیرو سمجھتا ہوں۔ مگر رشتۂ طریقت تو میرا بھی ان (جگر مراد آبادی) ہی سے ملتا ہے۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی 25 نومبر 1982ء)۔ یہاں فیض صاحب نے اپنے رشتۂ طریقت کو جگر مراد آبادی کے جس سلسلۂ طریقت سے ملایا ہے۔ اس کی بابت یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ جگر مراد آبادی بھی سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے روحانی مرشد قطب الاقطاب حضرت شاہ عبدالقادر رائپوری رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلۂ قادریہ میں بیعت تھے اور شاہ جی حضرت رائپوری کے خلیفۂ مجاز بھی تھے۔ چونکہ فیض شاہ جی کو تصوف میں اپنا مرشد مانتے تھے۔ اس لیے جگر اور فیض دونوں ایک ہی سلسلۂ طریقت سلسلۂ قادریہ کے پیرو تھے۔

ممتاز صحافی میاں محمد شفیع (م۔ش) کے نام فیض احمد فیض نے 22 جولائی 1981ء کو ایک خط میں لکھا کہ "اپنے وقت کے بزرگانِ دین سے ہمیں برسوں نیازمندی کا شرف حاصل رہا ہے۔ شمس العلماء سید میر حسن، مولوی ابراھیم میر، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولوی ثناءاللہ امرتسری، ان سب کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا ہے۔" اسی خط میں انہوں نے اپنے عہد کے مذھبی طبقہ کی شکایت بھی کی ہے جو انہیں قابل گردن زدنی اور کافر کہنے سے بھی نہیں چوکتے۔ جبکہ ان بزرگان دین نے ان پر کبھی حرف گیری نہیں کی۔ یہ واقعی اکابردین کی وسعتِ ظرفی تھی کہ انہوں نے فیض پر کبھی گرفت نہیں کی کہ کبھی نہ کبھی فیض اپنی اصل پر لوٹ آئیں گے۔ ورنہ جب کمیونسٹ مذھب کو افیون کہہ کر خدا اور رسول اور اسلام کا مذاق اڑا رہے تھے۔ اس وقت جذبات پر قابو رکھنا واقعی مضبوط دل گردے والوں ہی کا کام تھا۔ آخر کار وہ وقت بھی آیا۔ جب محترم پروفیسر فتح محمد ملک کے بقول "روسی اشتراکیت کی روحانی اور مثالی تصویر چکنا چور ہوئی تو فیض کو خدا یاد آیا۔ جون 1967ء کی عرب اسرائیل جنگ کے پس منظر میں تخلیق ہونے والی نظم "سرِ وادیٔ سینا" فیض کی تخلیقی زندگی میں ایک نئے موڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس نظم میں پہلی بار کھل کر اسلامی شناخت کا اثبات کیا گیا ہے"۔ یہی دور ہے، جب فیض کہہ اٹھتے ہیں۔

لمسِ جاناناں لیے، مستیٔ پیمانہ لیے
حمدِ باری کو اٹھے دستِ دعاء آخر شب

اسی کے ساتھ فیض عقبیٰ کے سفر کے لیے اعمال کا زادِ راہ ساتھ رکھنے کا پیغام دینے لگتے ہیں

رحمتِ حق سے جو اس سمت کبھی راہ ملے
سوئے جنت بھی براہِ رہ جاناں چلیے
نذر مانگے جو گلستاں سے خداوندِ کریم
ساغرِ مے میں لیے خونِ بہاراں چلیے

...... زمانے کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے، جب ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا حوصلہ اور نظریات و عقائد ...... باوصف آپس میں منافرت کی بجائے الفت و رواداری کا چلن عام تھا۔ اب فیض اور بخاری وہاں ہیں،

جہاں سے پلٹ کر کبھی کوئی نہیں آیا۔ اب تو گئے دور کے قافلوں کی صدائے جرس کو بھی سماعتوں سے ٹکرائے گویا صدیاں بیت گئی ہیں۔ کیسے کیسے عظیم شاہسواران علم وادب تھے، جنھوں نے ایک زمانے کو مٹھی میں قید کیے رکھا، مگر آخر کار خود بھی تصویر کے زندانی ہو کر آسودۂ خاک ہو گئے۔ رہے نام اللہ کا بقول حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

وہ اٹھتا ہوا اک دھواں اول، اول
وہ بجھتی سی چنگاریاں آخر، آخر
قیامت کا طوفاں، وہ صحراء میں اول
غبارِ رہ کا رواں آخر، آخر
چمن میں عنادل کا مسجود اول
اور گیاہِ رہِ گل رخاں، آخر، آخر

بقیہ از ص [illegible]

تاکہ پیور فوڈ اپنے گھروں میں پہنچائی جاسکے۔

❂ کارکن تیار رہیں عید کے بعد سیدھی لاہور آؤں گی۔ (بے نظیر)

لاہور والے بے عزت نہیں ہیں کہ ایک لنڈھی بچی کو سر پہ بٹھائیں

❂ کلثوم شوہر کو بھگانے کے لئے سیاست میں آئیں۔ (پیر پگاڑا)

سانوں وی لے چل نال وے باؤ گنجی ٹنڈ والیا!

❂ اسلامی بنک کاری۔ سٹیٹ بنک میں شریعت ایڈوائزری بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ۔ (ایک خبر)

ترپن سالوں کے شریر زاویوں میں سے ایک زاویہ

❂ عزیز میاں قوال کی قوالیوں میں عشق کی حقیقی جھلک نظر آتی ہے۔ (مظہر سعید کاظمی)

ساز و آواز کو اسلام سے کیا نسبت ہے؟ اگر کوئی نسبت ہے تو افشا کریں اخفا نہ کریں۔

❂ پولیس سے جرائم پیشہ اور سیاسی بھرتی نکالنے کا فیصلہ۔ (کلب عباس)

باقی کیا رہ جائے گا۔

❂ نواز شریف کی طرح ہماری سزا بھی معاف کریں۔ (جیل کے قیدی)

امریکہ اور سعودی عرب کی سفارش شرط ہے۔

❂ گلوکارہ نور جہاں انتقال کر گئی۔ (ایک خبر)

خس کم جہاں پاک!